

پیاس کی وجہ سے روزے چھوڑنا

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: WAT-2569

تاریخ اجراء: 05 رمضان المبارک 1445ھ / 16 مارچ 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

مجھ پر روزے فرض ہو چکے ہیں مگر میں پانی پئے بغیر نہیں رہ سکتی، طبیعت بہت خراب ہو جاتی ہے۔ کیا میں شرعی معذور کہلاؤں گی؟ اور میرے لئے روزے سے متعلق کیا حکم ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عام طور پر روزے میں بھوک، پیاس کا احساس ہوتا ہی ہے، اور مشقت والے کام کرنے کے سبب پیاس کی شدت میں اضافہ اور کمزوری زیادہ ہو جاتی ہے۔ اگر آپ کے ساتھ بھی صورتحال کچھ ایسی ہی ہو کہ پیاس کی وجہ سے قابل برداشت کمزوری ہو اور محنت و مشقت والے کام سے تکلیف بڑھ جاتی ہو تو ایسی صورت میں آپ کو روزہ چھوڑنے کی اجازت نہیں ہوگی بلکہ حکم یہ ہو گا کہ آپ روزہ رکھیں اور روزے کے دوران ہر گز کوئی ایسا مشقت والا کام نہ کریں جس کے سبب پیاس کی شدت میں اضافہ ہو اور روزہ پورا کرنا مشکل ہو۔

البتہ! اگر آپ کے ساتھ واقعی کوئی ایسی کیفیت ہو یا کوئی ایسی بیماری ہو جس میں آپ کو بار بار پیاس لگتی ہو اور پیاس کی شدت اتنی بڑھ جاتی ہو کہ پانی نہ پینے کے سبب جان جانے یا شدید قسم کا نقصان یا ناقابل برداشت تکلیف پہنچنے کا صحیح اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں فی الحال آپ کو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہوگی۔ مگر جب آپ کی یہ کیفیت نہ رہے اور حالت نارمل ہو جائے تو اب روزہ رکھنا فرض ہو گا اور پچھلے تمام چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا کرنی ہوگی۔

خیال رہے پیاس کی شدت کے سبب شدید قسم کا نقصان اور تکلیف پہنچنے کا محض وہم و گمان کافی نہیں، بلکہ اس کا ظن غالب ہونا ضروری ہے اور ظن غالب تین طرح سے حاصل ہوتا ہے، یا تو اس کی کوئی واضح علامت ہو یا سابقہ ذاتی تجربہ ہو یا کسی ایسے ماہر طبیب کے بتانے سے معلوم ہو، جس کی خبر شریعت کے نزدیک معتبر ہو (یعنی غیر فاسق ماہر نے بتایا ہو اور اگر غیر فاسق میسر نہ ہو تو وہ ایسا ہو کہ دینی معاملات میں لا پرواہ نہ ہو کہ بات بات پر روزے سے منع کرتا ہو

اور اس کی بات پر غالب گمان بھی ہو کہ ٹھیک ہی کہہ رہا ہے، اور اس صورت میں احتیاط اس میں ہے کہ دو تین ماہر ڈاکٹروں سے مشورہ کر لیا جائے۔)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت میں ارشاد فرماتے ہیں: ”رمضان کے دنوں میں ایسا کام کرنا جائز نہیں، جس سے ایسا ضعف آجائے کہ روزہ توڑنے کا ظن غالب ہو۔ لہذا انابائی کو چاہیے کہ دوپہر تک روٹی پکائے پھر باقی دن میں آرام کرے۔ یہی حکم معمار و مزدور اور مشقت کے کام کرنے والوں کا ہے کہ زیادہ ضعف کا اندیشہ ہو تو کام میں کمی کر دیں کہ روزے ادا کر سکیں۔“ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 5، صفحہ 998، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

پیاس کی وجہ سے روزہ چھوڑنے سے متعلق، فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ”الأعذار التي تبيح الإفطار... منها العطش والجوع كذلك إذا خيف منهما الهلاك أو نقصان العقل“ ترجمہ: وہ اعذار جن کی وجہ سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے، ان میں سے بھوک اور پیاس بھی ہے کہ جب بھوک اور پیاس کی وجہ سے ہلاک ہونے یا عقل میں نقصان کا خوف ہو۔ (الفتاویٰ الہندیہ، جلد 1، کتاب الصوم، صفحہ 206-207، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”اگر واقعی (کوئی) کسی ایسے مرض میں مبتلا ہے جسے روزہ سے ضرر پہنچتا ہے تو تا حصولِ صحت اُسے روزہ قضا کرنے کی اجازت ہے اُس کے بدلے اگر مسکین کو کھانا دے تو مستحب ہے ثواب ہے جبکہ اُسے روزہ کا بدلہ نہ سمجھے اور سچے دل سے نیت رکھے کہ جب صحت پائے گا جتنے روزے قضا ہوئے ہیں ادا کرے گا۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 10، صفحہ 520، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ بہار شریعت میں لکھتے ہیں: ”مریض کو مرض بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا تندرست کو بیمار ہو جانے کا گمان غالب ہو ہو تو ان سب کو اجازت ہے کہ اس دن روزہ نہ رکھیں۔۔۔ ان صورتوں میں غالب گمان کی قید ہے، محض وہم ناکافی ہے۔ غالب گمان کی تین صورتیں ہیں: (1) اس کی ظاہر نشانی پائی جاتی ہے یا (2) اس شخص کا ذاتی تجربہ ہے یا (3) کسی مسلمان طبیب حاذق مستور یعنی غیر فاسق نے اُس کی خبر دی ہو۔“ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 5، صفحہ 1003، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.daruliftaahlesunnat.net



daruliftaahlesunnat



DaruliftaAhlesunnat



Dar-ul-ifta AhleSunnat



feedback@daruliftaahlesunnat.net